The Study of Religion and History
Volume 3 issue 1 (2025)
www.srhjournal.com
ISSN(Print): 3006-3329 ISSN(Online): 3006-3337

پنجابی ادب کا روشن ستارہ ''اقبال زخمی"

پروفیسر ڈاکٹر مجاہدہ بٹ
چیئرپرسن شعبہ پنجابی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

Research paper based on Punjabi Poetry as well as renowned Punjabi Sufi poet of modern era i.e., Muhammad Iqbal Zakhmi. He is renowned poet of western Punjab. His recongnition is based on Punjabi Naat. Research highlighted the life of poet, Iqbal Zakhmi. His poetry depicts his devotion towards Prophet Muhammad (P.B.U.H). His poetry has typical classical trend. He wrote travelogues of his Hajj and Umrah Journies. He also present the migration and experiences of his personal life with his family and other Muslims from India to Pakistan. They faced a lot of bitter experiences and hardships too after reaching Pakistan. He was a Punjabi fiction writer. He present a poetry book for children, He also write his biography which is not published uptill. In short it was a kind father, soft teacher, devoted poet, keen writer but all aside he was "Ashiq e Rasool" with his deep love and devotion.

Keywords: : *Naat, Serat, Poetry, Prose, Biography, A Star*

پنجابی زبان وادب میں محمد اقبال زخمی کا نام ناشناسا نہیں۔ بالخصوص جب بھی نعت کا ذکر آتا ہے تو حفیظ تائب کے بعد اقبال زخمی ہی وہ شخصیت ہیں جو ایک سچے عاشق رسول کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔اقبال زخمی 10 ستمبر 1941ء کو فیروز پور ملاں والا بھارت میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام فضل دین اور والدہ کا نام بیگم بی بی تھا۔آبائی طور پر سرائے عالمگیر کے ایک چھوٹے سے دیہات کے ارائیں خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔اقبال زخمی کے والد پولیس میں ملازمت کرتے تھے۔ جس وجہ سے ان کی تعیناتی مختلف علاقوں میں رہی۔ مشہور محقق و نقاد درشن سنگھ آشٹ لکھتے ہیں:

''10 ستمبر 1941ء نوں فیروز پور دے پنڈ ملاں والا وکھے پتا فضل دین تے ماتا بیگم بی بی دے گھر پیدا ہوئے''۔(1)

قیام پاکستان کے وقت اُن کی عمر 6 سال تھی۔ ظلم و ستم کا سامنا کرتے ہوئے 1947ء میں ہی پاکستان پہنچ گئے۔ پاکستان پہنچنے سے پہلے کچھ عرصہ انڈیا میں مہاجر کیمپ میں قیام کیا اور اُسی کیمپ میں ان کے والدان کے محلے پر ہندوئوں کے حملے سے بچھڑ گئے تھے۔ان سے ان کا ملاپ ہو گیا۔اس سلسلے وہ خود لکھتے ہیں کہ:

''وہ لاشاں نوں پھلانگدے اک تھاں تے چلے گئے خورے کیہڑی تھاں تے بعد وچ امی دی زبانی پتا چلیا کہ اوہ اک قریبی وستی سی جیہدا ناں ''اچھے والا'' سی اوتھے مہاجر کیمپ بنایا گیا سی۔ لٹے پٹے لوک اوتھے کجھ دن ٹھہر دے سن تے فیر قافلیاں دی شکل وچ پاکستان روانہ ہندے سن''۔(2)

اسی طرح اقبال زخمی بھی اپنے کنبے کے ہمراہ ایک قافلے کے ساتھ پاکستان پہنچ گئے۔ پاکستان پہنچ کر انہوں نے مختلف علاقوں قصور، کڑیال کلاں موضع طاہر نزد موہری شریف وغیرہ میں قیام کیا اور آخر کار ان کے خاندان نے حسین خانوالہ ضلع قصور میں ڈیرے ڈالے۔ جہاں ان کے والد نے بطور ڈاک ہرکارا ملازمت اختیار کی۔اسی علاقے کے ہائی سکول سے اقبال زخمی کی تعلیم کا آغاز ہوا اور آپ نے 1958ء میں حسین خانوالا سکول سے مڈل 1960ء میں پتوکی سکول سے میٹرک اور 1962ء میں نارووال

سکول سے J.V کاامتحان پاس کر کے اپنے تعلیمی عمل کو خیر باد کہا عملی زندگی کا آغاز 1962ء میں درس وتدریس سے کیا۔ وہ اپنی کتاب ”سدکول غریباں نوں“ میں اپنی نوکری کے بارے میں خود لکھتے ہیں:

”1962ء وچ گورنمنٹ نارمل سکول نارووال توں جے وی دا امتحان پاس کیتا تے 1962ء وچ گورنمنٹ پرائمری سکول کھڈیاں چک نمبر 41 وچ ٹیچنگ شروع کردتی“۔(3)

اس ٹریننگ کے پیچھے ان کے والدہ کی بہت بڑی قربانی شامل تھی میٹرک کے بعد نامساعد مالی حالات کے باعث اقبال زخمی کے پاس تعلیمی اخراجات پوڑے کرنے کا کوئی آسرا نہ تھا اُس کڑے وقت ہیں ان کی والدہ نے ایک شجر سایہ دار کی صورت میں اپنی بالیاں بیچ کر ان کا تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ ریاض انجم ان کی والدہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

”ماں ہوراں دی سیانف اقبال ہوراں دے فیر کم آئی تے چاندی دیاں ٹومباں ویچ کے پتر نوں نارووال ٹریننگ لئی گھل دتا“۔(4)

1962ء میں ان کی شادی حمیداں بیگم نامی خاتون سے ہوئی۔ یہ شادی ناکام رہی اور 1975ء میں ان کی دوسری شادی اقبال بیگم نامی خاتون سے ہوئی۔ ان کی اولاد میں 5 بیٹے ہیں۔ اقبال زخمی نے شعر وشاعری کا آغاز 1960ء ہیں میٹرک کرنے کے بعد کیا۔ اِس دوران انہوں نے اپنا بہت سا وقت علمی وادبی مطالعہ بھی صرف کیا۔ اوائل دور میں زیادہ شاعری اردو زبان میں کی۔ پھر انہوں نے تنویر بخاری کی شاگردی اختیار کی اور اردو شاعری کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر پنجابی شاعری میں قدم جمائے۔ شاعری اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ اقبال زخمی نے اپنا تعلیمی سلسلہ بھی منقطع نہ کیا اور 1978ء میں بطور پرائیویٹ امیدوار ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت تک ان کی تین کتابیں ”لوئے لوئے“ 1969ء، ”وگجھلی“ 1970ء اور ”دھپ چھاں“ 1975ء چھپ چکی تھیں۔ ایف۔ اے کرنے کے بارے میں وہ خود لکھتے ہیں:

”1978ء میں ایف۔ اے دا امتحان پاس کیتا جدوں میرے پتر ارشد اقبال ارشد نے میٹرک دا امتحان پاس کیتا تاں ہیں سوچیا کہ کم از کم میری اولاد ایہہ تے کہوے کہ ساڈے ابا جی وی ایم اے پاس نہیں“۔(5)

اس شوق کی تکمیل کے لیے انہوں نے 1986ء میں بی اے اور 1988ء میں ایم اے پنجابی کا امتحان پاس کیا۔ اس دوران ادبی سفر جاری رہا اور ان کی کتاب ”سانجھ اڈاری“ 1984ء میں سامنے آئی۔ اس کے سامنے ہی اقبال زخمی کے روحانی دور کا آغاز ہوا او انہوں نے 01.01.1997 کو قبل از وقت ریٹائرمنٹ لیکر ارادہ حج کیا جو 1998ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا انہوں نے اپنی زوجہ محترمہ کی ہم رکابی میں پہلی بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ اس فرض کی ادائیگی کے بعد اقبال زخمی صوم وصلوۃ کے پابند باریش درویش کے روپ میں بطور ایک عاشق رسول ﷺ سامنے آئے۔ ڈاکٹر شہباز ملک اس تبدیلی کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

”حاجی محمد اقبال زخمی دا حج دی سعادت حاصل کرن تے اک توں ودھ وار (چھے وار) کرمہ کرن مگروں دین متین تے نبی آخر الزمان سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمدﷺ ول جھکا ودھیرا ودھ گیا سی ایس لئی نعت دے حوالے نال اوہدی کارکردگی وچ ودھیرا وادھا ہو گیا سی“۔(6)

عشق رسول ﷺ لبریز اقبال زخمی ہر بار درِ مصطفی سے لوٹ تو آتے مگر اپنا دل وہیں چھوڑ آتے تھے۔ ان کی اس کیفیت کو عصمت اللہ زاہد کچھ اس طرح رقم کرتے ہیں:

”ریٹائرمنٹ توں بعد تصوف ول زیادہ رجحان تے جتھے اوہناں نوں باشرح کردتا اوتھے حضور نبی ﷺ دی محبت تے پیر خانے دی عقیدت نے اوہناں نوں اک نویں رنگنا چاہڑ دتی۔ حج عمرے ورگیاں سعادتاں حاصل کرن دے نال میلاد تے سماع دیاں محفلاں دا باقاعدہ انعقاد ہولی ہولی روح دا گداز بنیا جہنے اقبال زخمی ہوراں نوں صوفیانہ شاعری ول موڑ کے رکھ دتا جد کہ ایس موڑ تے اوہناں دے اندر چانن بھر چھڈیا“۔(7)

ان کی روحانی پرواز کے بارے میں ان کے بیٹے ارشد اقبال لکھتے ہیں:

”ہن اقبال زخمی اک بدلی ہوئی روح سی۔ نماز روزے دی باقاعدگی، تہجد گزاری، جمعہ شریف تے پیروار نوں باقاعدگی نال روزہ رکھنا ہر سال رمضان وچ اعتکاف بیٹھنا تے ذہنی طور تے ہر ویلے اپنے آپ نوں مدینے محسوس کرنا۔ غزل، نظم سب وسار چھڈی، ہن اوہناں دی حیاتی دا مقصد فروغ نعت سی“۔(8)

یہی وجہ تھی کہ حج کے بعد ان کی کتابیں ''دم دم پڑھاں سلام مدینے''2001ء،''یا رسول اللہ ''2003ء، ''ٹر پئے نیں قافلے'' 2004ء، ''لجپال غریباں دے''2005ء،''درودواں دے گجرے سلاماں دے پھُل''2006ء،''سد کول غریباں نوں''،''وسیلہ کملی والے دا''2009ء،ساری کی ساری ہی عشق حبیب خدا میں سرشار دکھائی دیتی ہیں۔ماسوائے ان کے دو سفر ناموں کے۔عشق و مستی سے بھرپور زندگی بسر کرنے کے بعد 19 اگست 2009 کو ہیضہ کے باعث وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔پروفیسر عاشق رحیل لکھتے ہیں:

''حج تے عمرے کرن توں بعد اوہ،بہت رقیق القلب ہو گئے جاپدے نیں اوہناں دے ذہن اتے ہر ویلے خدا دا خوف طاری رہندا''۔(9)

صوفیانہ روش اور عشق و عاشقی کے جذبے سے سرشار اقبال زخمی نے جہاں بہت سی تصانیف پنجابی ادب کو دان کیں وہاں پنجابی کی ترویج و ترقی کے لیے بھی بھرپور کام کیا۔انہوں نے 1971ء میں ادارہ پنجابی لکھاریاں کی بنیاد رکھی اور اسی ادارے کے زیر سرپرستی 150 کے قریب کتب شائع کیں۔وہ مشاعرے کرواتے اور پنجابی شعر و ادب کی مختلف محفلوں ہیں شرکت کر کے انہیں حسن بخشتے۔آغاز میں انہوں نے ''واشنا'' کے نام سے ایک کتاب لڑی کے ایڈیٹر کے طور پر کام کیا۔پھر ''لکھاری'' کے نام سے ادارہ پنجابی لکھاریاں کی طرف سے کتاب لڑی کا آغاز کیا جو 1989ء میں بطور پنجابی رسالے کے منظر عام پر آیا۔اس کے علاوہ ان کی 13 تصانیف منظر عام پر آئیں ان کی کتاب ''لوئے لوئے'' جو پنجابی غزلوں پر مبنی تھی معاشی کمزوری کے باعث اپنے استاد تنویر بخاری صاحب کے ساتھ مل کر شائع کروائی۔جس میں آدھی غزلیں ان کی اور آدھی ان کے استاد محترم کی تھیں۔اس کے بعد 1970ء میں زخمی صاحب کی نظموں، غزلوں اور گیتوں پر مشتمل کتاب ''و تجھلی'' شائع ہوئی۔اس وقت اس کتاب کی کوئی بھی کاپی محفوظ نہیں۔''دھپ چھاں''1975ء میں شائع ہوئی یہ نظموں کا مجموعہ ہے۔اس کا دوسرا ایڈیشن 2005ء ہیں شائع ہوا۔اس کے سرورق پر شعر درج ہے:

میرا الوں لوں زخمی ہو سی،اوددوں اوہنے دسیا

بچپن وچ اک پاندھے نوں جد سی ہتھ وکھایا (10)

خلیل آتش اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

''چھاں بندے نوں آہلک دی لوئی وچ لویٹ دیندی اے تے دھپ اوکھیاں راہواں ولے ٹور کے اوہنوں منزل تیک پجن دا ول دسدی اے''۔(11)

یہ کتاب اقبال زخمی نے عین شباب میں تصنیف کی یہ وہ دور ہوتا ہے جب دنیا کی رنگینی خود بخود انسان کو اپنی طرف اکساتی اور عیش و نشاط اُسے اپنی جانب بلاتی ہے۔لیکن ان کی شاعری ثابت کرتی ہے کہ وہ پختہ سوچ کے حامل تھے۔جس میں کہیں بھی لاابالی پن موجود نہ تھا۔ان کے ہاں آتشیں جھلسا دینے والی دھوپ سے پیدا شدہ کرب،تڑپ اور درد بھی ہے اور چھاؤں کی ٹھنڈک میں پیار کے گہرے جذبات بھی دکھائی دیتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

میرے دل دی سدھر سی بس ایہو

اسیں پیار نوں رب بنا دیندے (12)

ایک نوجوان جب عشق حقیقی میں تڑپتا ہے تو اس کے مضطرب دل سے صدائے سینا چیرتی ہوئی ''اللہ ھو'' کی صدا دینے لگتی ہے۔اقبال زخمی کی یہ کیفیت ان الفاظ میں سامنے آتی ہے:

تر لنگھدا ایئے جگ دی نیں وچوں

جنھوں ڈوبدیں عشق شراب اندر(13)

اس مجموعے میں انہوں نے منی نظمیں بھی شامل کیں جن میں تلخ حقائق کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا کہ پڑھنے یا سننے والے کے چہرے پر مسکراہٹ چھوڑ جاتی ہیں۔بجلی کے عنوان میں لکھتے ہیں:

جہدِ انتظار

کدے کدے

حشروں وی لما ہو جانداے(14)

کتاب کے بارے میں سارہ جاوید لکھتی ہیں:

''اقبال زخمی ہوراں دی کتاب ''دھپ چھاں'' وچ شامل نظماں جتھے حیاتی دے سکھاں سکھاں دی مورت وکھائوندیاں نیں۔اوتھے ایہناں نظماں وچ کجھ شخصی مرثیے تے دیس پیار نال پرچیاں نظماں وی شامل نیں''۔(15)

''سانجھ اڈاری''مرتبہ کتاب ہے جسے مختلف عنوانات کے تحت بیت بازی سے متعلقہ اشعار کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا۔اسرار نقوی اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''سانجھ اڈاری'' شاعراں تے پنجابی پڑھن والیاں واسطے اک سانجھ مہیا کردی اے۔زخمی ہوراں جنہاں موضوعاں تے شعر اکٹھے کیتے اوہناں وچ زلفاں، پلکاں،اکھیاں، ہنجو،اڈیک، یاداں، سفنے،ہیر، سسی تے سوہنی شامل نیں''۔(16)

غزل گوئی فن تو ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ایک انتہائی لطیف جذبے کا نام بھی ہے جو شعر کہنے والے کے اندر اور باہر ہر دو کا غماز ہے۔غزل سے شاعری کا آغاز کرنے والے شاعر کی غزلوں کا مجموعہ ''چن دے میحل پچھوکڑ'' غم دراں اور غم جاناں ہر دو کا مجموعہ ہے۔وہ لکھتے ہیں:

کدھروں خورے بینھاں لا کے آون اوہدیاں یاداں

میں تے زخمی اپنے دل بوہے ڈھوئے ہوندے(17)

1998ء میں فریضہ حج کی ادائیگی کے ساتھ ہی ان کے کی دنیا بدل گئی اور عشق مجازی کی منزل کی تکمیل اور عشق حقیقی کی منزل کا آغاز ہوا۔انہوں نے ردیف پر نعتیں لکھوائیں اور انہیں ''دم دم پڑھاں سلام مدینے'' کے عنوان سے 127 نعتوں کا مجموعہ مرتب کرکے شائع کیا۔ان کی اپنی نعت کے الفاظ ہیں:

صبح مدینے شام مدینے

دم دم پڑھاں سلام مدینے

زخمی دل ایہ چاہندا میرا

ہووے عمر تمام مدینے(18)

ڈاکٹر یونس احقر اس سلسلے میں دیباچے میں لکھتے ہیں:

''میرے خیال وچ مرتب تے ایہہ گلدستہ مرضی نال تیار نہیں کیا سگوں اچیچ نال کھلے گئے مہکدے ہوئے رنگ برنگے پھلاں نوں عاجزی تے عقیدت نال سجا کے پیش کردتااے۔مرتب دی ایس پیش کش وچ عشق،عقیدت، عجز، فن،چاہت،شوق تے بے ساختگی سب کجھ شامل اے''۔(19)

دم دم پڑھاں سلام مدینے کے بعد انہوں نے ''یارسول اللہ''ردیف کی نعتیں مرتب کیں۔اس کتاب میں 145 نعتوں کو مجتمع کیا گیا۔اس مرتبہ کتاب میں اقبال زخمی کا عشق رسول ﷺ اپنے جوبن پر دکھائی دیتا ہے۔اس کے سرورق پر لکھتے ہیں:

صبا جاویں مدینے استغاثے حال لے جاویں

تے آکھیں نذر زخمی نے گھلائی یارسول اللہ(20)

ان کی اس چاہت کو پروفیسر عبدالجبار شاکر دیباچے میں اس طرح بیان کرتے ہیں ض

"اقبال زخمی دے سینے وچ حب رسول ﷺ دا اک دیوا سدا جگ دا رہیاے۔ پر ایس دیوے دے لاٹ 1998ء ایہناں نوں زمانے دے انھیریاں چوں کڈھ کے حرمین شریفین دی زیارت تے حج لئی حجاز دی سرزمین تے لے گئی"۔(21)

حج سے اگلے سال وہ پھر سعادت عمرہ حاصل کرنے کے بعد جب واپس لوٹے تو "یارسول اللہ" مرتب کی اس سلسلے میں ان کے برخوردار ارشد اقبال لکھتے ہیں:

"ایس توں پہلاں اجیہیاں نعتاں دے دو چون پراگے چھپ چکے سن پہلے پراگے "اغثنی یارسول اللہ" وچ 16 شاعراں دا کلام شامل سی تے دوجی چون "سیدی یارسول اللہ ﷺ" 12 شاعراں دے کلام نال سجی اے"۔ کتاب پہلیاں دوواں چوناں دے مقابلے تے زیادہ بھرویں اے"۔(22)

اس مرتبہ کتاب کے بعد 2004ء میں اقبال زخمی نے "ٹرپئے نیں قافلے" کے عنوان سے اپنا سفر نامہ حج پہلے رسالہ لکھاری میں قسط وار اور بعد میں کتابی صورت پیش کیا۔ یہ ان کی پہلی نثری کتاب تھی۔ پنجابی نثر میں بھی ان کا حصہ کچھ کم نہیں انہوں نے 4 سفر نامے ایک آپ بیتی کچھ کہانیاں اور تنقیدی مضمون بھی لکھے۔ ان کے دو سفر نامے کتابی شکل میں اور دو ماہنامہ لکھاری میں شائع ہوئے۔ ٹرپئے نیں قافلے یں زخمی صاحب نے حج کے سفر کی ہر وارتا اور کیفیت بیان کیا ہے۔ روانگی سے واپسی تک وہ لکھتے ہیں:

"دروازے توں اندر داخل ہندیاں ای کیفیت ای بدل گئی۔ نظراں نیویاں سن۔ پیر سو سو من بھارے ہوگئے سن۔ قدم ڈول رہے سن انج سی جیویں کوئی مجرم شرمندہ شرمندہ کٹہرے ول جارہیا ہووے۔ پیر پٹے نہیں سن جارہے"۔(23)

یہ وہ دلی کیفیات ہیں جو گہرے جذبات سے وابستہ ہوتی ہیں۔ زخمی صاحب کی اس کیفیت کو راجا رشید دیباچے یں رقم کرتے ہیں:

"میں سوچدا ساں، چنگا بھلا بندہ جیہڑا کسے پاسیوں پھٹڑ نہیں لگدا۔ زخمی کیوں اکھواندا اے پر مدینے پاک اوہنوں جس کیفیت وچ ویکھیا سی تے سفر نامے وچ اوہ جیکن وکھالی دیندا اے، اوہدے توں کھلیا کہ اوہ تے میرے آقا مولا ﷺ دے عشق دا پھٹ کھادی بیٹھا اے"۔(24)

بنیادی طور پر یہ سفر نامہ اقبال زخمی صاحب کی دلی لگن، عشق رسول ﷺ اور محبت ازلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس کو انہوں نے اس انداز میں تحریر کیا گویا کوئی بھی زیارت گاہ چھوٹ گئی تو شاید کسی چاہنے والے کے جذبات ہمیشہ کے لیے مجروح نہ ہو جائیں۔ سفر نامے کے بعد پھر 2005ء میں "لجپال غریباں دے" کے عنوان سے ایک اور مجموعہ نعت مرتب کیا جس میں 13 شعراء حضرات کی 10,10 نعتیں شامل ہیں:

"صوفی محمد الدین چشتی، عثمان سالک سہروردی، محمد حنیف نازش، راجا رشید محمود، عمر غنی، اقبال زخمی، ڈاکٹر یونس احقر، حنیف قادری، محبوب احمد، ڈاکٹر غلام شبیر رانا، محمد شریف انجم، ڈاکٹر تنویر احمد، ڈاکٹر طارق قمری، ارشد اقبال ارشد، پروفیسر فیض فیضان، سلیم آفتاب سلیم، امجد اقبال امجد"۔(25)

2006ء میں درود و سلام سے وابستہ نعتوں کو مجتمع کیا "دروداں دے گجرے سلاماں دے پھُل" نامی اس مجموعے میں درود پاک کے ردیف والی 45 نعتیں اور آپ ﷺ پر 69 سلام مرتب کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے سرورق پر نذرانہ سمجھنے اور محسوس کرنے والوں کے لیے نشانِ منزل ہے:

شالا ایہ نذرانہ میرا ہو جاوے منظوری

فیر مدینے پہنچن دی مڑ آجاوے منظوری(26)

صبح شامیں دنے راتیں مرا زخمی وظیفہ اے

درود ہر دم رہواں پڑھدا میں ہر ویلے سلام آکھاں (27)

یہ بات ذہن میں رہے کہ اس تمام مدت میں زخمی صاحب نے 6 بار عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ 2007ء میں ''سد کول غریباں توں'' کے عنوان سے مجموعہ نعت مرتب کیا۔اس کتاب میں ہر شاعر کے ذاتی تعارف کے ساتھ ساتھ اس کی دس دس نعتیں شامل کی گئیں۔بظاہر مجموعہ نعت دکھائی دینے والی کتب حقیقی طور پر اقبال زخمی کی عشق حقیقی کی منازل تھیں۔جو لمحہ بہ لمحہ ان کو ان کی منزل کے انتہائی قریب کر رہی تھیں۔اس کتاب کا لب لباب سرورق پر ''چڑھاوا'' کے عنوان سے شاعر کے دلی جذبات کا عکاس ہے وہ لکھتے ہیں:

''مدنی منٹھار ﷺ دے ناں جہنے ایس غریب نوں ست وار بلایااے پر مدینہ ویکھن دی بھکھ اجے نہیں لتھی''۔(28)

اس کے بعد 2008ء میں اقبال زخمی نے ایک اور سفر نامہ ''بیلیاں توں جپھیاں تائیں'' پیش کیا۔جو ان کے بھارت کے شہر میں ایک مشاعرے ہیں شرکت کے باعث پڑھنے کو ملا۔اس سفر نامے میں اقبال زخمی بطور ایک محب وطن پاکستانی کے سامنے آتے ہیں اور شاید ان کے قیام پاکستان کے وقت کے زخم بھی تازہ ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ امر تسر بھی گئے اور وہاں گولڈن ٹمپل اور جلیانوالہ باغ بھی دیکھے۔لیکن تمام سفر نامہ زخمی صاحب کے ایک پیرا گراف میں ان کے جذبات کا عکاس ہے:

''ایس دھرتی نے مینوں کیہ دتااے؟ ننگے پیریں ایتھوں لاشاں پھلانگدے گئے کیہہ اوہدا رونا رو واں؟ میرا والد ساتھوں وچھڑ گیا سی تے تن دن بعد ملیا۔کیہہ اوہناں تناں دناں دا کرب دساں کہ ایہہ تن دن کیویں گزارے؟ میری ماں نے اپنا برقعہ پاڑ ساڈے اتے پایا سی کہ بال سردی توں بچ جان۔کیہ اوس پاٹے برقعے دا نوحہ سناواں؟ اسیں تن دن بستی اچھیوالا وچ مہاجر کیمپ وچ بے یارو مددگار پئے رہے سی۔کیہ اوس بے چارگی دیاں لیکاں وکھاواں؟ میری ماں جیہڑی اک پردے دار عورت سی جہنے کدے گھروں باہر پیر نہیں پایا سی کیویں ٹردی پاکستان پہنچی کیہ اوہدے پیراں دے چھالے وکھاواں؟ مینوں۔۔۔۔ سکھاں دیاں بیلیاں نیندیاں نیں تسیں۔۔۔۔دے پیار دے گیت سننا چاہندے او۔کیہ دتااے ایس دھرتی نے مینوں جیہڑی ساڈے پیراں تھلیوں کھچ لئی گئی۔اسیں پیروں ننگے پاکستان پہنچے مینوں تے سب کجھ پاکستان دی دھرتی نے دتااے''۔(29)

پنجابی ادب میں یہ سفر نامہ ایک مکمل و مدلل سفر نامہ ہے جو تمام تر ادبی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔اس کے بعد 2009ء ہیں ایک بار پھر زخمی صاحب کا 141 نعتیں کملی والا، کملے والے، کملی والیا ردیف مجموعہ چھپ کے سامنے آیا۔اپریل 2009ء میں چھپنے والی یہ کتاب اقبال زخمی صاحب کی زندگی میں چھپنے والی آخری کتاب ثابت ہوئی۔اس کتاب میں نذرانہ کے عنوان سے لکھی نعت میں زخمی صاحب لکھتے ہیں:

ساری عمر گزاراں اوتھے جے کدھرے مل جاوے

تیرے کول ای تھاہر ٹکانہ کملی والیا سائیاں(30)

خدا قرآن وچ کہیا کدے نہ موڑساں زخمی

سفارش کملی والے دی وسیلہ کملی والے دا (31)

اقبال زخمی کی لگن، چاہت اور عشق رسول نے انہیں کمال عرفان بخشا اس سلسلے میں ڈاکٹر یونس احقر لکھتے ہیں:

''اقبال زخمی ہراں وی ایسے قبیلے دا فرد لگدے نیں اسباب دے مقابلے وچ اوہ عطاواں تے بوہتا یقین رکھدے نیں تے خوش نصیبی ایہہ وے کہ عطاواں اوہناں دے بھڑوی بڑی عزت آبرو نال رکھ رہیاں نیں۔قدرت دیاں کرم نوازیاں نرے اوہناں دے بھڑا ای نہیں رکھ رہیاں سگوں اوہناں دا مسلسل حوصلہ وی ودھا رہیاں نیں۔تعلیمی تے تدریسی حوالیوں اوہناں نوں سلاہن جوگ ترقی ملی''۔(32)

اس تمام خدمت کے باوجود 68 سال کی عمر میں بھی جواں عزم و ہمت کے مالک اقبال زخمی تصنیف و تالیف میں مصروف تھے۔لیکن زندگی نے انہیں مہلت نہ تھی اس وقت وہ ''نعتاں جان مدینے'' کو مرتب کر رہے تھے۔سارہ جاوید لکھتی ہیں:

"اقبال زخمی ہوراں نے جون 2009ء تیک "لکھاری" وچ چھپیاں نعتاں دے پرنٹ کڈھ کے کتاب چھپوان لئی پیسٹنگ وی کر چھڈی سی جد کہ اوہناں دا منصوبہ دسمبر 2009ء تیک چھپیاں نعتاں ایس کتاب وچ شامل کرن داسی"۔(33)

ان کی دوسری زیر طبع کتاب ان کی آپ بیتی تھی جس کا ابتدائی حصہ ماہنامہ لکھاری ہیں۔ "لنگھ گئی دی گل کیہ کرنی" کے عنوان سے انیس صفحوں پر شائع ہو چکی تھی اس آپ بیتی کے بارے میں سارہ جاوید لکھتی ہیں:

"اوہ اپنی ہڈ بیتی کافی حد تیک مکمل کر چکے سن پر اجے ایس وچ اپنی سدھر تے پتر دی فرمائش موجب پورے اضافے نہیں کر سکے سن کہ اوہناں ن وں اللہ سوہنے ولوں بلاوا آگیا۔ اقبال زخمی ہوراں دی ایس ہڈ بیتی دا کمپوز شدہ مسودہ اوہناں دے پتر ڈاکٹر ارشد اقبال ارشد کول موجود اے"۔(34)

ان کا ایک اور سفر نامہ "فیر اک واری جان مدینے" بھی زیر طبع تھا۔ جس کا مسودہ ان کے بیٹے ارشد اقبال کے پاس محفوظ ہے اس سفر نامے کا کچھ حصہ ماہنامہ لکھاری میں بھی چھپ چکا ہے۔ اقبال زخمی کی شہرت گرچہ بطور شاعر، صحافی، ایڈیٹر، نثر نگار، نقاد، سفر نامہ نگار کے ہے لیکن پنجابی زبان وادب میں انہیں جو شناخت بطور نعت گو شاعر کے حاصل ہے شاید اس سے بڑھ کر ان کی کوئی شناخت نہ ہو

References

1. Drshan Singh Asht, Daily Ajeet, Dated 23-8-2009, P; iii
2. Iqbal Zakhmi, "Lngh gayee di gl ki krni"(composed biography) P:10(Under custody of Arshad Iqbal)
3. Iqbal Zakhmi (Edit): "Sd Kol Gareeban nu" Lahore Bazm e Ghulam e Mustafa. P:38
4. Muhammad Raiz Anjum: "Adbi Tarekh zila Kasoor" Lahore khzena-a-ilm o adab,2002, P;79
5. Iqbal Zakhmi,"Lngh gayee di gl ki krni",P:36
6. Shahbaz Malik, Hirkh Akhr, Kitab larri "Suneha", Lahore, Punjabi Adbi Sangat, 2009, P:15
7. Iamat ullah Zahid; Roshan Zameer; Kitab larri,P;7
8. Arshad Iqbal; Mehr e Taban, Kitab larri, Lahore, Idara Punjabi likharian Jiya Mosa 1999, P: 43,44
9. Ashiq Raheel, Dees bnye Prdees Lahore, Idara Punjabi likharian, 2005, P:61
10. Iqbal Zakhmi, Dhup Chaon, Lahore Idara Punjabi likharian 2005 2nd edition, P;6
11. Ibid P:13
12. Ibid P:36
13. Ibid P:24
14. Ibid P:117
15. Sara Javeed, Iqbal Zakhmi horan dian ilmi ty Adbi kidmatan, Lahore, Lahore College for Women University, 2010, P:23
16. Awais Israr Naqvi; Kitab Larri Likhari 24,25 (Edited) Iqbal Zakhmi, Afzal baqi, Anwar odas Lahore, idara Punjabi Likharian June 1985 P:108
17. Iqbal Zakhmi; "Chnn dy mehl Pchokrr" Lahore Idara e Punjabi Likharian,1991, P: 111, 112
18. Iqbal Zakhmi (Edit), "Dm Dm Prrhan slam Madiny" Lahore, Idara e Punjabi Likharian,2001,P:32
19. Ibid P:14
20. Iqbal Zakhmi (Edit), Ya Rasool Allah (SAW), Lahore, Idara Punjabi likharian 2003, P:32
21. Ibid P:15
22. Iqbal Zakhmi (Edit), "Lj Paal Gareeban Dy" Lahore, Bazm e Ghulam e Mustafa, 2005, P:11
23. Iqbal Zakhmi "Tur Paye ny Kafly" Lahore, Idara Punjabi Likharian, 2004, P:39
24. Ibid P:8
25. Iqbal Zakhmi (Edit), "Lj Paal Gareeban Dy", P:4

26. Iqbal Zakhmi (Edit), " Drodan dy gajry Salaman dy Phul" Lahore, Bazm e Ghulam e Mustafa 2006, P:3

27. Ibid P:4

28. Iqbal Zakhmi (Edit), "Sd Kol Gareeban nu" P:3

29. Iqbal Zakhmi, Bablian tu Jphian taii" Lahore, Idara Punjabi likharian, 2008, P:8

30. Iqbal Zakhmi (Edit), "Waseela kmli waly da" Lahore, Bzm e Gulaman e Mustafa, Jiya Moosa,2009, P:3

31. Ibid P:4

32. Ibid P:11

33. Sara Javed (Thesis) "Iqbal Zakhmi horan duan ilmi ty Adbi Khidmatan" P:32

34. Ibid P:33